مجاہدین اسلام کیلئے ہدایات

از شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صفدر

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مادی دنیا میں اپنے بچاؤ کے ظاہری اسباب پر بھی نگاہ مرتکز کی جاتی ہے اور قرآن و حدیث کے واضح احکامات سے یہ ثابت ہے کہ مسلمان ان ظاہری ہتھیاروں کو مہیا کرنے اور ان سے کام لینے کا بھی شرعاً" مکلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرامؓ کا عمل بھی اسکی روشن مثال ہے۔ جنگ احد میں آپؐ دوہری زرہ پہن کر میدان میں نکلے تھے۔ مگر یہ سب کچھ ظاہری اور مادی ذرائع ہیں۔ ان سے کہیں زیادہ موثر روحانی اور حقیقی اسباب ہیں اور اکمل ترین لوگوں کی نگاہ صرف اللہ تعالیٰ کی مدد پر ہوتی ہے۔ وہ اگر ظاہری اسباب اختیار کرتے ہیں تو محض حکم کی بجا آوری کے لئے۔ اعتماد اور بھروسہ ان کا ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ کامیابی کا ذریعہ روحانی اسباب ہی ہیں ان اسباب میں ایک سبب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور مومن کے لئے ذکراللہ ناقابل تسخیر اور مضبوط قلعہ ثابت ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کے پیچھے نہایت تیزی کے ساتھ دشمن بھاگ رہا ہو۔ وہ دشمن کے خطرہ سے بچنے کیلئے ایک مضبوط قلعہ میں پناہ گزیں ہو جائے اور اس طرح اس سے اپنی جان بچائے اس طرح شیطان اور شیطانی کارروائی سے جان محفوظ رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر حصن حصین ہے۔
(مستدرک ج۱' ص ۴۲۲۔ قال الحاکمؒ والذہبیؒ علی شرطہما)

مومن کا ہتھیار:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا مومن کا ہتھیار دین کا ستون اور آسمان و زمین کا نور ہے۔ (الجامع الصغیر ج۲' ص ۱۷ بروایت مسند ابی یعلی و حاکم وقال صحیح) قرآن و حدیث میں بے شمار دعائیں آئی ہیں۔ جو دعا بھی مسلمان کرے باذن اللہ تعالیٰ اسکو کامیابی ہوگی۔ ذیل کی دعایں خصوصیت سے پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ غزوہ احد کے اختتام پر جب مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی اور کفار کے چیلوں نے انہیں یہ کہا کہ تمہارے مقابلہ میں بے پناہ لوگ جمع ہیں تو اس موقع پر قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق مومنوں نے یک زباں ہو کر کہا کہ: **حسبنا اللہ و نعم الوکیل** (پ۴' آل عمران ۱۸) "ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی خوب کار ساز ہے"۔ یہ دعا بھی مجاہدین کی زبانوں کا ورد ہونا چاہیے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت اور پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تعلیم دی۔ **لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ و تبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین** (مستدرک ج۱' ص ۵۸۸۔ صحیح علی شرط مسلمؒ) "کوئی مشکل کشا نہیں' بجز اللہ

تعالیٰ کے جو تحمل کرنے والا کریم ہے' اللہ کی ذات پاک اور برکت والی ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑے عرش کا رب ہے اور سب تعریف اسی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی صبح اور شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا اسکو بفضلہ تعالیٰ کوئی چیز ضرر اور نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ **بسم اللہ الذی لا یضرمع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم** (ترمذی ج۲' ص ۱۷۴ و مستدرک ج۱' ص ۵۱۴ صحیح) "میں اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں۔ وہ جس کے نام کی برکت سے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی سننے والا جاننے والا ہے"۔

مگر یاد رہے کہ دعا وہی زود اثر ہوتی ہے جو پورے اخلاص اور دل جمعی سے کی جائے اور دعا کرتے وقت کامل یقین رکھا جائے کہ ہم عاجز اور گنہ گار ہیں اور اس سخی ذات کے سامنے دست سوال پھیلا رہے ہیں جو خزانوں کی مالک ہے اور سب مخلوق کو اسکی ساری قلبی تمنائیں دے کر بھی اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ جب اس ذوق و شوق اور کامل توجہ سے کوئی دعا کرے گا تو یہ یقین کامل رکھئے کہ دعا کا یہ بے خطا ہتھیار انشاء اللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائے گا مگر یہ سب کچھ سوز و گداز اور دلجمعی سے ہو۔ بایں طور کہ بدن کے ایک ایک رونگٹے پر خشیت اور خوف طاری ہو اور صبح کی نماز مین رکوع کے بعد جماعت کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا بھی سنت صحیحہ سے ثابت ہے۔ ائمہ مساجد کو اس کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی توکل اللہ تعالیٰ ہی کی ذات پر ہو مگر ساتھ طلب صادق بھی ہو۔

سرور و نور وجد و حال ہو جائے گا سب پیدا
مگر لازم ہے پہلے تیرے دل میں ہو طلب پیدا
نہ گھبرا کفر کی ظلمت سے تو اے نور کے طالب
وہی پیدا کرے گا دن بھی' کی ہے جس نے شب پیدا

باقی از صفحہ ۳۱

نظام کو کسی قیمت پر نافذ نہ ہونے دیا جائے یہ صرف ہمارا مسئلہ نہیں الجزائر اور تیونس میں بھی یہی مسئلہ ہے اور مصر اور مراکش کا بھی یہی مسئلہ ہے دنیا کے ہر مسلمان ملک میں مغربی میڈیا کے بوسٹر موجود ہیں جو انسانی حقوق اور بنیاد پرستی کے عنوان سے اسلامی قوانین کی مخالفت کر رہے ہیں اور قادیانیت جیسے گمراہ گروہوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان مسائل کا ادراک حاصل کرنا' مغربی لابیوں کے طریق واردات کو سمجھنا اور اس کا توڑ پیدا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے لیکن اس جسارت پر مجھے معاف فرمائیں کہ اس سلسلہ میں پہلی ذمہ داری آپ لوگوں کی ہے جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں اور یہاں کے ذرائع تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اس کے بعد ہماری ذمہ داری ہے۔ آیئے ہم سب عہد کریں کہ اسلام' مسلمانوں اور پاکستان کے دفاع میں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور اسے پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین